خوبصورت نعت ومناقب کا حسین گلدستہ

نغماتِ پنجتن

از قلم

مفتی محمد عمران کاظم مصباحی

(المداری) صاحب قبلہ مدظلہ العالی و النورنی

ضبط وترتیب

مولانا محمد
جنید حیدر
نیپالی

ناشر
آل انڈیا
مصباحی گروپ
ALL INDIA MISBAHI GROUP

دم مدار بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

خوبصورت نعت و مناقب کا حسین گلدستہ

نغماتِ پنجتن

از قلم

شاعرِ اسلام مداحِ خیر الانام حضرت علامہ

مفتی محمد عمران کاظم مصباحی المداری

(مراد آبادی) صاحب قبلہ مدظلہ العالیٰ نورانی

شیخ الحدیث : الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ
مداریہ محلہ اسلام نگر بھیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند

ضبط و ترتیب: مولانا محمد جنید حیدر نیپالی

ناشر

آل انڈیا مصباحی گروپ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نامِ کتاب: نغماتِ پنجتن

از قلم:
شاعرِ اسلام مداحِ خیر الانام حضرت علامہ
مفتی محمد عمران کاظم مصباحی المداری مرادآبادی
شیخ الحدیث: الجامعتہ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ
محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند

سنِ اشاعت: صفر المظفر ۱۴۴۵ھ بمابق اگست ۲۰۲۳ء

قیمت: ۷۰

ضبط و ترتیب: مولانا محمد جنید حیدر مداری (نیپال)

ناشر: آل انڈیا مصباحی گروپ

کتاب ملنے کا پتہ

الجامعتہ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام
نگر بہیڑی ضلع بریلی فون نمبر: 7860827424

TELEGRAM CHANNEL KAZIM MISBAHI LIBRARY

صرفِ انتساب

حضراتِ پنجتنِ پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام جن کے صدقے وُطفیل خالقِ کائنات نے ساری کائنات کو تخلیق فرمایا اور ہمہ جہت عالم کے ظلمت کدوں کو نور سے معمور فرمایا جن سے گم گشتہ رَہ انسانیت نے راہِ ہدایت پائی، جن کی محبت و موَدت کو تمام امتِ مسلمہ پر واجب قرار دیا جن کے عشق نے دل میں جاگزیں ہوکر یہ صلاحیت بخشی

ربّ تعالیٰ بزرگانِ دین اساتذۂ کرام والدین ماجدین اور میرے دادا مرحوم و مغفور پیر بخش دادی مرحومہ وُمغفورہ اصغری بیگم، اور میری دونوں بہنوں مرحومہ وُمغفورہ افسانہ خاتون و مرحومہ وُمغفورہ فرزانہ خاتون اور تمام موٴمنین موٴمنات کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اس کتاب (نغماتِ پنجتن) کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے آمین بجاہِ سیدِ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

خاکِ پائے پنجتنِ پاک
احقر الزّمان محمد عمران کاظم مصباحی المداری (مراد آبادی)
خادم التدریس: الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اتر پردیش الہند
۱ صفر المظفر ۱۴۴۵ ہجری مطابق ۱۹ اگست ۲۰۲۳ عیسوی روز ہفتہ
02:31PM

صفحہ	عنوان	شمار نمبر
8	سوئی تقدیر جگا دے مالک	1
9	فِدَاکَ آدَمُ یحیٰ وَعیسیٰ یَا رَسُولَ اللّٰہ	2
10	نہ کیوں ہر ایک نبی تم پر فدا ہو یا رسول اللہ	3
11	بِرَو بَرَوضۂ شاہِ اُمم بگوائے صبا	4
12	مرے سرکار سے جا کر تو یہ بادِ صبا کہنا	5
13	جس دل میں نبی کی مرے الفت نہیں ہوتی	6
14	بے سہاروں کا یاور ہے وہ، غمزدوں کا وہ غمخوار ہے	7
15	بگڑی تقدیر اپنی بناتے رہو	8
16	اے مرے مصطفیٰ اے مرے مصطفیٰ	9
17	رسولِ پاک کی یادوں سے جو دل کو سجاتا ہے	10
18	یقیناً دو عالم کی خلقت نہ ہوتی	11
19	جس پہ وہ مہرباں ہو گئے	12
20	دل مرا اشکبار ہے آقا	13
21	دل گنبدِ خضریٰ کا مشتاقِ نظارا ہے	14
22	روئے والشمس کی وہ نوری ضیا کیا کہنا	15
23	کائنات کے دل میں فرحت و مسرت ہے	16
24	میری جانب بھی ہو اک چشمِ کرم اے آقا	17
25	جلوہ کبھی تو مجھکو بھی دِکھلائیں گے نبی	18
26	تصوّرِ حسنِ مصطفےٰ سے خیالی وسعت نکھر گئی ہے	19
27	جگ کو جگمگایا ہے رحمتِ دو عالم نے	20

شمار نمبر	عنوان	صفحہ
21	میرا بگڑا مقدر بنا دیجئیے	28
22	عرب بولتا ہے عجم بولتا ہے	29
23	عشقِ شہِ کونین کا مجھ پر یہ اثر ہے	30
24	غموں کی دھوپ میں سایہ درِ محمد ہے	31
25	پھیکی پھیکی سی لگے خلد کی رعنائی ہے	32
26	دعا میری ہو با اثر سبز گنبد	33
27	اٹھائیں گے جب ہم قلم دیکھ لینا	34
28	مہکائیں اس کی روح کو گلہائے آرزو	35
29	جس کو سرکار مئے عشق پلا دیتے ہیں	36
30	اس طریقے سے خدایا گزرے میری زندگی	37
31	وہ اپنے وقت کا بے شک مقدر کا سکندر رہے	38
32	مومنو! خوشیاں مناؤ رب کے دلبر آ گئے	39
33	طیبہ میں حاضری ہو یارب یہ التجا ہے	40
34	دل گنبدِ خضریٰ کا مشتاقِ نظارا ہے	41
35	سب کے مشکل کشا مہرباں آپ ہیں	42
36	اس طرحَ سے ایمانی مشعل کو جلانا ہے	43
37	عرش اعظم جھومتا ہے رکھ کے سر پر دیکھئیے	44
38	عشقِ احمد بانٹتی ہے بزمِ میلاد النبی	45
39	جود و بخشش کے دریا کا کیا پوچھنا	46
40	آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا	47

شمار نمبر	عنوان	صفحہ
41	پی کر عشقِ نبی کا شربت لب پر ہوگی انکی مدحت	48
42	نورِ ایماں سے روشن ہوا ہر نگر آگیا نور کا پیکر	51
43	کب سے ہیں یہ آنکھیں نم کر دیجیئے چشمِ کرم	52
44	یا نبی مجھ کو کب اپنا جلوا دیکھ لاؤ گے	54
45	مردِ حق خیبر شکن شیر خدا مولا علی	56
46	راحت قلب جبیبِ کبریا ہیں فاطمہ	58
47	حُسنِ سلطان رسالت ہیں حسن ابنِ علی	59
48	ہے اسکو تحفہ آسودگی حسین کا غم	60
49	آخری سجدہ ادا کیا ہے کربل میں	61
50	آج شہ دینِ محمد کو بچانے کے لئے	62
51	اللہ اللہ کیا ہے جزبہ نصرتِ شبیر کا	63
52	ائے شہ کربلا ائے شہ کربلا	64
53	کوئی نہیں تم سا حسیں آقا مدار العالمیں	66
54	مدار المہام ائے مدار المہام	67
55	دل میں ہے یہ ارمان شہنشاہِ ولایت	69
56	نبی کے لاڈلے زہرہ کے چین زندہ ولی	70
57	روضہ پاکِ زندہ ولی دیکھ کر	71
58	لو مدار جہاں سے لگاؤ	72
59	درِ مدار کو دل میں بسا کے دیکھو تو	73
60	سمجھ سکے گا کوئی کیا مدار کا رُتبہ	74

شمار نمبر	عنوان	صفحہ
61	مدار جیسا ولی ہے نہیں ہوا ہے کوئی	75
62	بھلا کیا ڈرنا اب تشنہ لبی سے	76
63	مدار العالمیں کی جب سے مل گئی نسبت	77
64	نقاب رخ سے ہٹا دو اک اجنبی کے لئے	78
65	ہیں چھائے ہوئے ابرِ غم غوث اعظم	79
66	نگاہوں میں ہے مری جلوہ غوثِ اعظم کا	80
67	اولیاء بھی چومتے ہیں نوری تربت غوث کی	81
68	قصبہ قصبہ قریہ قریہ کوچہ کوچہ غوث کا	82
69	نبی کے ہیں لختِ جگر غوثِ اعظم	83
70	دلِ غریب کی سُن لو صدا غریب نواز	84
71	ہر ایک سو ہے تمہارا چرچا امامِ اعظم ابو حنیفہ	85
72	ہجومِ غم میں مسرت ہیں مہدیٔ ملّت	86
73	منقبت در شانِ امیر الاولیاء	87
74	تقویٰ پرہیزگاری کے پیکر ہیں انتخاب	88
75	قطعات	89
76	دعایہ گیت	90
77	نظم	91
78	شبِ برات	92
79	رمضان	93
80	سلام	94

التجاء

سوئی تقدیر جگا دے مالک
روئے سرکار دکھا دے مالک

روح کی پیاس بجھا دے مالک
ان کا دیدار کرا دے مالک

لب پہ ہوں صل علیٰ کی لڑیاں
ایسا کردار بنا دے مالک

ہے دعا فرد عمل سے میری
زنگِ عصیاں کو مٹا دے مالک

خانۂ دل کے ہر اک گوشے میں
انکی یادوں کو بسا دے مالک

نعتِ سرکار رقم کرنے کا
جذبۂ شوق بڑھا دے مالک

پرتوِ نورِ مجسم کے طفیل
قلبِ کاظمؔ کو جِلا دے مالک

فِدَاكَ آدَمُ یحیٰ وَ عیسیٰ یَارَسُولَ اللہ

فِدَاکَ آدَمُ یحیٰ وَ عیسیٰ یَارَسُولَ اللہ
اُحِبُّکَ اعطِنِی حُبًّا شَدِیدًا یَارَسُولَ اللہ

فَاِنِّی جَاھِلٌ اَنتَ الَّذِی اَعلَم لِکُلِّ شَیءٍ
فَھَب لِی عِلمَکَ عِلمًا نَفِیعا یَارَسُولَ اللہ

لَکُنتَ رَحمَۃً لِلعَالِمِینَ فِی عِبَادِ اللہ
تَرَحَّمنا تَرَحَّمنا رَحِیما یَارَسُولَ اللہ

فَزُرنِی یَاحَبِیبَ الرَّبِّ اِرحَمنِی عَلیٰ حَالِی
فَتَضطَرِبَانِ عَینَایَ لِخَضرٰی یَارَسُولَ اللہ

وَفِی الاَفلَاکِ وَالاَرضِینَ مَولَا مَاسِوَی اللہِ
فَذَاتُکَ الَّذِی اَرفَع وَاَعلیٰ یَارَسُولَ اللہ

وَجَدتُ نُورَکَ فِی کُلِّ شَیءٍ اَنَّ مِن نُورِکَ
بَدِیعٌ اَبدَعَ خَلقًا جَمِیعًا یَارَسُولَ اللہ

یُرِیدُ **الکَاظِمُ** اَن یَّنظِمَ عِقدًا لَکَ مَدحًا
اِلَیہِ اُنظُرُو نَظرًا کَرِیمًا یَارَسُولَ اللہ

سابقہ عربی نعت پاک کا منظوم ترجمہ

نہ کیوں ہر اک نبی تم پر فدا ہو یا رسول اللہ
مجھے بھی عشقِ بے حد سے نوازو یا رسول اللہ

میں جاہل ہوں تمہیں ہر ایک شئ کا علم ہے آقا
مجھے علمِ لَدُنّی سے نوازو یا رسول اللہ

خدا کے بندوں میں بس آپ ہی ہیں رحمتوں والے
ترس حالات پر میرے بھی کھاؤ یا رسول اللہ

اے محبوبِ خدا چشمِ کرم بے چین ہیں آنکھیں
مجھے دیدار خضریٰ کا کرادو یا رسول اللہ

علاوہ کبریاء کے سارے عالم میں ہر اک سے تم
فضیلت اور عظمت میں سِوا ہو یا رسول اللہ

خدا نے آپ ہی کے نور سے پیدا کیا سب کچھ
ہر اک شئ میں تبھی تو پایا تم کو یا رسول اللہ

تمنّا ہے یہ **کاظم** کی کرے بس آپ کی مدحت
کرم کی اک نظر اس پر بھی کر دو یا رسول اللہ

بِرو بَروضۂ شاہِ امم بِگوائے صبا

بِرو بَروضۂ شاہِ امم بِگوائے صبا
زآں پیامِ شکستہ دلم بِگوائے صبا

بسوئے شہرِ محمَّد پریدہ ام لیکن
نہ آمدم و شکستہ پرم بِگو ائے صبا

بِکن نگاہِ کرم مصطفیٰ بحالتِ من
غریقِ بحرِ الم کشتی ام بِگوائے صبا

نثار عزت و جانم بہ زینتِ خضریٰ
فدا بر او ہمہ باغِ ارم بِگوائے صبا

برائے دیدہ وری مضطرب ایں چشمانم
عطا بِکن تو مرا ایں نِعم بِگو ائے صبا

بہ ہجرِ شاہِ امم جان بہ لب آمدہ است
بدیدہ نم زآں رودادِ غم بِگو ائے صبا

بہ غم شکستہ دلِ کاظمِ حزیں آقا
برآں تو بحرِ خدا کن کرم بِگوائے صبا

مرے سرکار سے جاکر تو یہ بادِ صبا کہنا

مرے سرکار سے جاکر تو یہ بادِ صبا کہنا
خبر اب لیجئے دیوانے کی اے مصطفیٰ کہنا

غمِ مہجوری میں ہے پارہ پارہ دل مرا کہنا
کرم کی اک نظر اب کیجئے بہرِ خدا کہنا

سویرا کیجئے میری شبِ تاریک کا کہنا
تڑپتا ہے دلِ بے چین اب شمس الضحیٰ کہنا

ستم کی آندھیاں ہیں اور غم کی ہے گھٹا کہنا
نہ بجھ جائے کہیں اُمّید کا میری دِیا کہنا

ہے کشتی میری طوفاں میں نہیں ہے ناخدا کہنا
تمہارے بن نہیں ہے اب کسی کا آسرا کہنا

مرا اب خانۂ دل ہو گیا ظلمت کدہ کہنا
منوّر کیجئے اب اسکو اے نور الھدیٰ کہنا

دلِ کاظمؔ ہے طالب آپ کے دیدار کا کہنا
دِکھا دیجے رخِ پُر نور اے صلِّ علیٰ کہنا

جس دل میں نبی کی مرے الفت نہیں ہوتی

جس دل میں نبی کی مرے الفت نہیں ہوتی
لاریب قبول اس کی عبادت نہیں ہوتی

رب عشقِ رسالت جسے چاہے عطا کردے
ہر اک کے مقدر میں یہ دولت نہیں ہوتی

عاشق کے لئے کافی ہے صحرائے مدینہ
گلزارِ ارم کی اسے چاہت نہیں ہوتی

جس دل میں بسا ہو غمِ ہجرِ شہِ والا
اس دل کو کسی شئی کی ضرورت نہیں ہوتی

قربان دل و جان کریں نامِ نبی پر
دیوانوں کی اسکے سوا حسرت نہیں ہوتی

لَولاکَ لَمَا کرتا ہے یہ ہم سے اشارہ
سرکار نہ ہوتے تو یہ خلقت نہیں ہوتی

کاظمؔ مرے آقا کی ہے یہ عینِ نوازش
ورنہ یہ رقم نعتِ رسالت نہیں ہوتی

بے سہاروں کا یاور ہے وہ غمزدوں کا وہ غمخوار

بے سہاروں کا یاور ہے وہ، غمزدوں کا وہ غمخوار ہے
رب کا محبوب روزِ جزا عاصیوں کا مددگار ہے

لاج رکھ لینا میری شہا جب کہ ہو وہ قیامت بپا
آپ ہی سے لگائے ہوئے آسرا ہر گنہگار ہے

ہو چمن یا بہارِ حسیں اب کسی کی ضرورت نہیں
قلبِ بیمار کی آرزو صرف طیبہ کا دیدار ہے

ہوں وہ مفلس کہ ہوں ناتواں وہ ہوں مجبور یا بے زباں
دیکھئیے عام سب کے لئے، میرے سرکار کا پیار ہے

عظمتیں انکی ہیں بیکراں وہ ہی ہیں باعثِ کُن فَکاں
میرے مالک نے پیدا کیا جنکے صدقے میں سنسار ہے

ہو جو طیبہ میں جانا ترا با ادب کہنا بادِ صبا
میرے آقا تمہارے لئے مضطرب ایک بیمار ہے

کیوں تو کاظؔم پریشان ہے مومنوں کا یہ ایمان ہے
جو غلامِ نبی بن گیا وہ ہی جنت کا حقدار ہے

بگڑی تقدیر اپنی بناتے رہو

بگڑی تقدیر اپنی بناتے رہو
یادِ سرکار دل میں بساتے رہو

محفلیں ان کی ہر دم سجاتے رہو
نورِ ایماں سے دل جگمگاتے رہو

انکو جو بھی کہے اپنا جیسا بشر
آئینہ اس کو ہر دم دکھاتے رہو

نامِ سرکار پر انگلیاں چوم لو
یہ بھی آدم کی سنّت جگاتے رہو

وردِ صلّ علیٰ سے چُرائے جو دل
اُسکو محفل سے اپنی بھگاتے رہو

نقشِ پائے رسالت جہاں بھی ملیں
سجدۂ عشق ان پر لٹاتے رہو

قربتِ رب ملے گی اے کاظمؔ تمہیں
دل میں عشقِ نبی کو بڑھاتے رہو

ائے میرے مصطفیٰ ائے میرے مصطفیٰ

دیکھلوں میں بھی اک بار روضہ ترا
اے مرے مصطفیٰ اے مرے مصطفیٰ

بدگماں بدگماں سا ہے ہراک بشر
میرے آقا ہو مجھ پہ کرم کی نظر
ایک دل ہے مرا لاکھ جور و جفا
اے مرے مصطفیٰ اے مرے مصطفیٰ

پورا قلبِ حزیں کا ہو بس مدّعاء
اپنی آنکھوں میں رکھ لوں شہِ انبیاء
تیرے در کی ملے کاش خاکِ شفا
اے مرے مصطفیٰ اے مرے مصطفیٰ

جس کے دل میں نبی کی محبت نہیں
اس کی کوئی عبادت ، عبادت نہیں
ایسے عابد سے ناراض ہے کبریاء
اے مرے مصطفیٰ اے مرے مصطفیٰ

ابرِ غم چھا گئے اب ہیں دل پر مِرے
کوئی اپنا نہیں ہے سوا اب ترے
تیرے کاظؔم سے ہے یہ زمانہ خفا
اے مرے مصطفیٰ اے مرے مصطفیٰ

رسولِ پاک کی ادوں سے جو دل کو سجاتا ہے

رسولِ پاک کی یادوں سے جو دل کو سجاتا ہے
تو سورج کی طرح اس کا مقدّر جگمگاتا ہے

گلستاں میں کوئی جب بھی پرندہ چہچہاتا ہے
یہ لگتا ہے کہ محبوبِ خدا کے گیت گاتا ہے

ملے گی سرفرازی دونوں عالم میں اسے لوگوں
عقیدت سے جو سر آقا کی چوکھٹ پہ جھکاتا ہے

مرے بیمار دل میں ہُوک اٹھنے لگتی ہے آقا
مجھے جب بھی وہ پیارا سبز گنبد یاد آتا ہے

بلا لیجئے ہمیں طیبہ کہ دیکھیں گنبدِ خضریٰ
کہ اب فرقت کا غم آقا بہت ہم کو رلاتا ہے

مرے سرکار مجھ بیکس پہ اب چشمِ کرم کیجے
کہ بحرِ ہجرِ طیبہ میں مرا دل ڈوبا جاتا ہے

تمہاری یاد ہے میرے لئے وجہِ سکونِ دل
تمہاری یاد سے آقا مرا دل چین پاتا ہے

گزر سکتی ہے یوں تو ہر طرح سے زندگی لیکن
حبیبِ کبریاء کا عشق ہی جینا سکھاتا ہے

چراغِ آرزو **کاظم** کا بجھنے لگتا ہے آقا
ہوائے نارسی کا تُند جھونکا جب بھی آتا ہے

یقیناً دو عالم کی خلقت نہ ہوتی

یقیناً دو عالم کی خلقت نہ ہوتی
اگر مصطفیٰ کی ولادت نہ ہوتی

نبی کی دکھانا جو عظمت نہ ہوتی
تو پھر لوگو! برپا قیامت نہ ہوتی

مرے پاس ایماں کی دولت نہ ہوتی
نبی کی جو چشمِ عنایت نہ ہوتی

جفا جور و ظلم و ستم ہوتا ہر سو
اگر کملی والے کی رحمت نہ ہوتی

مری زندگی بن ہی جاتی جہنم
نبی سے اگر مجھکو الفت نہ ہوتی

خدا جانے ہم عاصیوں کا کیا ہوتا
نبی کی جو حاصل شفاعت نہ ہوتی

کرم مصطفیٰ کا ہے مجھ پر یہ کاظمؔ
رقم ورنہ مجھ سے یہ مدحت نہ ہوتی

جس پہ آپ مہرباں ہوگئے

جس پہ وہ مہرباں ہو گئے
اس کے دونوں جہاں ہو گئے

یاد آقا کی جب آگئی
قلب رشکِ جناں ہو گئے

چل دیئے جس طرف مصطفیٰ
راستے کہکشاں ہو گئے

پہونچے خضریٰ کے سائے میں جب
دور دردِ نہاں ہو گئے

مل گیا جب پسینہ تیرا
گلستاں گلستاں ہو گئے

مر گئے عشقِ احمد میں جو
زندۂ جاوداں ہو گئے

ان کا کاظمؔ ہوا یہ کرم
ان کے ہم مدح خواں ہو گئے

دل میرا اشکبار ہے آقا

دل میرا اشکبار ہے آقا
آپ کا انتظار ہے آقا

چومے صحرا نے جو تمہارے قدم
بن گیا لالہ زار ہے آقا

گلشنِ زیست پہ نگاہِ کرم
کیجیے بے بہار ہے آقا

بزمِ کونین کی ہر ایک خوشی
تیرے غم پہ نثار ہے آقا

بس تمہاری شرابِ الفت کا
سر میں میرے خُمار ہے آقا

دردِ ہجرِ دیارِ طیبہ سے
میرا دل بے قرار ہے آقا

جس کو جو چاہو وہ عطا کردو
آپ کو اختیار ہے آقا

جو ترے عشق میں ہے دیوانہ
وہ بڑا ہوشیار ہے آقا

حشر میں ہم گناہگاروں کا
تم پہ دار و مدار ہے آقا

جلوہ کاظمؔ کو بھی دکھا دیجے
ہجر میں اشکبار ہے آقا

دل گنبدِ خضریٰ کا مشتاقِ نظارا ہے

دل گنبدِ خضریٰ کا مشتاقِ نظارا ہے
محسوس یہ ہوتا ہے آقا نے پکارا ہے

خضریٰ کی شعاعوں سے دل جس نے نکھارا ہے
تابندہ بہت اسکی قسمت کا ستارا ہے

ﷲ کرم آقا منجدھار نے گھیرا ہے
ٹوٹی ہوئی کشتی ہے اور دور کنارا ہے

پرواز نہیں آتی ہے آرزو خضریٰ کی
اس طائرِ بے پر کو بس تیرا سہارا ہے

اے دل باادب ہوجا دھڑکن کو سنبھالے رکھ
کچھ دور ہی آقا کا دربار وہ پیارا ہے

اے بادِ صبا لے جا یہ تحفۂ مجھوری
آنکھیں ہیں لہو روتیں دل غم سے دوپارا ہے

کر دیجے کرم اس پر رکھ لیجے بھرم اس کا
ہوتا نہیں فرقت میں کاظمؔ کا گزارا ہے

روئے والشمس کی وہ نوری ضیا کیا کہنا

روئے والشمس کی وہ نوری ضیا کیا کہنا
زلفِ و اللیل کی وہ کالی گھٹا کیا کہنا

ایک ٹوٹی سی چٹائی پہ ہیں جلوہ فرما
شاہِ کونین کی یہ پیاری ادا کیا کہنا

عشقِ احمد میں ملے کاش وہ منزل مجھ کو
عقل و ادراک سب ہو جائیں فنا کیا کہنا

عشق کی آگ بھڑکتی ہی رہے دل میں میرے
اور ہونٹوں پہ رہے صلِّ علیٰ کیا کہنا

جھولیاں بھرتا ہے دنیا کے شہنشاہوں کی
رب کے محبوب ترے در کا گدا کیا کہنا

دردِ فرقت ہو مرے دل میں فزوں اور فزوں
بہتے آنکھوں سے رہیں آنسو سدا کیا کہنا

حشر کی دھوپ کا کیا خوف ہمیں اے کاظم
سر پہ ہے دامنِ محبوبِ خدا کیا کہنا

کائنات کے دل میں فرحت و مسرت ہے

کائنات کے دل میں فرحت و مسرت ہے
آمنہ کی گودی میں شاہ کارِ قدرت ہے

جلوہ گر ہوا اس پر آج نور کا پیکر
خاکدانِ گیتی کی تابناک قسمت ہے

جنتیں نچھاور ہیں جس پہ اے جہاں والو
آمنہ کے گھر کو اب مل گئی وہ زینت ہے

کیوں نہ ہو فنا لوگو کفر و شرک کی ظلمت
آج ہو گئی روشن شمعِ نورِ وحدت ہے

رفعتوں پہ خود جن کی جبرئیل ششدر ہیں
انکو اپنا سا کہنا کس قدر جہالت ہے

دو جہان کی رفعت اسکے پاؤں چومے گی
تاجدارِ عالم کی جسکے دل میں عظمت ہے

کیا بگاڑ پائے گی آفتاب کی گرمی
عاصیوں پہ محشر میں مصطفیٰ کی رحمت ہے

اشکِ غم بہاؤ تم ان کی یاد میں کاظمؔ
دردِ مصطفیٰ ہی میں پنہا کیفِ راحت ہے

میری جانب بھی ہو اک چشمِ کرم اے آقا

میری جانب بھی ہو اک چشمِ کرم اے آقا
گھُٹ رہا ہے مرا اب ہجر میں دم اے آقا

ڈھونڈتی پھرتی ہے دنیا کی مسرت اس کو
جسکے سینے میں بھی ہے آپ کا غم اے آقا

مرہمِ دید عطا کیجے مسیحائے اُمم
دل ہے زخمی مرا اور آنکھ ہے نم اے آقا

آرزو ہے کہ ہو اے کاش مدینے کا سفر
سر پہ چھائے ہوں مرے ابرِ کرم اے آقا

خواہشِ باغِ ارم ہو جسے وہ جائے ارم
گنبدِ خضریٰ کے سائے میں ہوں ہم اے آقا

اس گھڑی میرے مقدّر کو ملے گی معراج
ہوگا سر آپ کی چوکھٹ پہ جو خم اے آقا

کاظِمِ خاطی و عاصی کو نہیں خوف و خطر
حشر میں آپ کو رکھنا ہے بھرم اے آقا

جلوہ کبھی تو مجھکو بھی دِکھلائیں گے نبی

جلوہ کبھی تو مجھکو بھی دِکھلائیں گے نبی
تارا مرے نصیب کا چمکائیں گے نبی

محشر کے روز زلف جو لہرائیں گے نبی
ہم عاصیوں پہ رحمتیں برسائیں گے نہیں

ظلمت ہو قبر کی کہ ہوں میزان و صراط
ہر اک مقام پر مرے کام آئیں گے نبی

ہوگی قضا جو عصر علی کی تو ساتھیو!
سورج کو اک اشارے میں پلٹائیں گے نبی

مثلِ اویس ہوگا جو سر میں ترے جنوں
آنکھوں کے سامنے تری آجائیں گے نبی

دل میں سجا کے رکھنا تو کاظمؔ انہی کی یاد
محفل میں تیرے خوابوں کی آجائیں گے نبی

تصوّرِ حسنِ مصطفےٰ سے خیالی وسعت نکھر گئی ہے

تصوّرِ حسنِ مصطفےٰ سے خیالی وسعت نکھر گئی ہے
کمالِ عشقِ رسول پاکر حیاتِ مومن سنور گئی ہے

ہر ایک جانب ہجوم دیکھو نبی کی آمد کی دھوم دیکھو
یہ خلقتِ کل جہان دلہن کے جیسی بالکل سنور گئی ہے

جمالِ روئے رسولِ اعظم، کے آگے لگتا تھا ان کو مدّھم
نظر جو جابر کی چودھویں کے چمک رہے چاند پر گئی ہے

ملا نہ جب کوئی بھی سہارا تڑپ کے سب نے انہیں پکارا
کیا جو آقا نے اک اشارہ، تو ڈوبی کشتی ابھر گئی ہے

فلک شگافی ہے اس میں بے شک، ہزاروں قدسی مچل اٹھے جب
فغانِ عاشق درِ نبی تک، تڑپ کے شام و سحر گئی ہے

کسے سنائیں فسانۂ غم، کریں بھی قسمت پہ کیوں نہ ماتم
دیارِ طیبہ سے دور رہ کر، یہ عمر ساری گزر گئی ہے

بقیدِ ہستی درِ نبی تک، رسائی کاظمؔ نہ ہو سکی تو
بدن کے پنجرے سے چھوٹ کر بھی یہ روح طیبہ نگر گئی

جگ کو جگمگایا ہے رحمتِ دو عالم نے

جگ کو جگمگایا ہے رحمتِ دو عالم نے
ظلم کو مٹایا ہے رحمتِ دو عالم نے

حیراں ہیں زباں والے بے زبان پتھر کو
کلمہ جب پڑھایا ہے رحمتِ دو عالم نے

ان کی قسمتیں لوگو کتنی پیاری ہیں جن کو
طیبہ میں بلایا ہے رحمتِ دو عالم نے

تیرگی زمانے کی جس نے ختم کر ڈالی
وہ دِیا جلایا ہے رحمتِ دو عالم نے

اپنی نوری یادوں کی نور بار ضَو دے کر
دل مرا سجایا ہے رحمتِ دو عالم نے

پتھروں کے بدلے میں تم دعائیں دو سبکو
یہ سبق سکھایا ہے رحمتِ دو عالم نے

کاش ایسا ہو مجھ سے کوئی یہ کہے کاظؔم
چل تجھے بلایا ہے رحمتِ دو عالم نے

میرا بگڑا مقدر بنا دیجئیے

میرا بگڑا مقدر بنا دیجئیے
مجھکو سرکار چہرہ دِکھا دیجئے

قلبِ بیمار ہے اب بہت مضطرب
اپنے دامن کی ٹھنڈی ہوا دیجئے

بحرِ غم میں پھنسا ہے سفینہ مرا
اے شہِ انبیاء آسرا دیجئے

دور ہو جاتے ہیں درد و رنج و الم
چشمِ تر سے انہیں جب صدا دیجئے

جس طرف دیکھوں آئے مدینہ نظر
میری نظروں میں طیبہ بسا دیجئے

ہجرِ طیبہ میں تڑپا کیا عمر بھر
مجھکو میری تڑپ کا صِلہ دیجئے

قلبِ کاظمؔ گناہوں کی ظلمت میں ہے
اس کو تنویر شمس الضحی دیجئے

عرب بولتا ہے عجم بولتا ہے

عرب بولتا ہے عجم بولتا ہے
ہمارے نبی کا کرم بولتا ہے

گئے اس جگہ سے بھی آگے جہاں پر
مَلک بھی بسوزد پَرم بولتا ہے

ملیں رفعتیں گر کروں سجدہ انکو
عقیدت سے بیتِ حرم بولتا ہے

اسے ڈھانپ لیتی ہے رحمت وہیں پر
جہاں کوئی با چشمِ نَم بولتا ہے

بلا لیجئے آقا مجھے اب مدینہ
مرا دل یہی دم بہ دم بولتا ہے

کوئی رحمتوں والا تجھ سا نہیں ہے
یہ طائف میں ہر اک ستم بولتا ہے

نبی کی محبت ہی ہے اصلِ ایماں
یہ کاظؔم حزیں باقسم بولتا ہے

عشقِ شہِ کونین کا مجھ پر یہ اثر ہے

عشقِ شہِ کونین کا مجھ پر یہ اثر ہے
ہر لمحہ تصور میں بسا طیبہ نگر ہے

اس شخص کی تقدیر پہ نازاں ہے زمانہ
خم جس نے کیا آقا کی دہلیز پہ سر ہے

مہجوریٔ طیبہ کا کسے حال سناؤں
جو حال ہے میرا مرے آقا کو خبر ہے

ہے سایہ فگن سر پہ مرے دامنِ رحمت
محشر کی تمازت کا نہیں خوف و خطر ہے

اس لشکرِ حجاج پہ ہے رحمتِ باری
سرکار کے روضے کی طرف جسکا سفر ہے

سرکار مری کشتیٔ دل پر بھی کرم ہو
پتوار ہے ٹوٹی ہوئی اور تیز بھنور ہے

سب درد والم رنج و محن بھول گئے ہم
طیبہ کا تصور میں ہوا جب سے گزر ہے

اب اذنِ حضوری ہے اسے ملنے ہی والا
کاظؔم کی شبِ ہجر کی ہونے کو سحر ہے

غموں کی دھوپ میں سایہ درِ محمد ہے

غموں کی دھوپ میں سایہ درِ محمد ہے
دکھے دلوں کا سہارا درِ محمد ہے

نہ مال کی کوئی خواہش نہ حسرتِ شاہی
ہمارا مقصدِ اولیٰ درِ محمد ہے

قلوب ان کے ہوئے مثلِ طورِ سیناہیں
جنھوں نے دل میں سمایا درِ محمد ہے

ستا نہ پائے گی مجھکو یہ مفلسی میری
مِرے نصیب کی ریکھا درِ محمد ہے

بہار خلد بھی نازاں ہے ان نگاہوں پر
جنھوں نے پیار سے دیکھا درِ محمد ہے

ہمارے پست مقدر کو مل گئی رفعت
مچل کے ہم نے جو چوما درِ محمد ہے

غمِ حیات سے تو کیوں ہے مضطرب کاظمؔ
تری خوشی کا ٹھکانہ درِ محمد ہے

پھیکی پھیکی سی لگے خلد کی رعنائی ہے

پھیکی پھیکی سی لگے خلد کی رعنائی ہے
سامنے چہرۂ سرکار کی زیبائی ہے

بالیقیں حق ہے یہی اور یہ سچائی ہے
عشقِ احمد نے مری زیست بھی مہکائی ہے

زلف آقا نے قیامت میں جو لہرائی ہے
ہم گنہگاروں پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے

اک اشارہ جو ہوا رحمتِ دو عالم کا
پتھروں کو بھی میسر ہوئی گویائی ہے

قبر میں حشر میں میزانِ عمل پر واللہ
ہر جگہ میری مدد آقا نے فرمائی ہے

ہر گنہگار کے سر سے ہوا اونچا پانی
اب نظر شافع محشر کی تمنائی ہے

جھوم کر رحمتِ رب برسی ہے کاظمؔ اس پر
دل سے جو احمدِ مختار کا شیدائی ہے

دعا میری ہو با اثر سبز گنبد

دعا میری ہو با اثر سبز گنبد
کروں سمت تیری سفر سبز گنبد

پہنچ کر ترے پاس غم کا فسانہ
سناؤں گا با چشم تر سبز گنبد

فقط ایک میں ہی نہیں تیرے آگے
جھکاتا زمانہ ہے سر سبز گنبد

جھروکوں میں کرلیتا تیرے بسیرا
پرندہ میں ہوتا اگر سبز گنبد

ہمیں مرہمِ دید اب تو عطا ہو
ہے فرقت میں زخمی جگر سبز گنبد

تجھے فکر دورِ خزاں کی نہ ہوگی
ہے دل کے چمن میں اگر سبز گنبد

بھلا دربدر کیوں میں جاؤں اے **کاظؔم**
ہے تسکینِ قلب و جگر سبز گنبد

اٹھائیں گے جب ہم قلم دیکھ لینا

اٹھائیں گے جب ہم قلم دیکھ لینا
توکردیں گے مدحت رقم دیکھ لینا

بلائیں گے جب ہم کو آقا مدینہ
بنائیں گے سر کو قدم دیکھ لینا

سجا کر درودوں کی سوغات لب پر
مدینے کو جائیں گے ہم دیکھ لینا

مدینے پہنچ کر نبی کو ہم اپنی
سنائیں گے رودادِ غم دیکھ لینا

جو روئیں گے ہم ان کی جالی پکڑ کر
تو برسیں گے ابرِ کرم دیکھ لینا

نبی جب پلائیں گے نظروں سے اپنی
تو ہو جائیں گے مست ہم دیکھ لینا

یقیناً اے کاظمؔ بلائیں گے طیبہ
تمہیں بھی شفیعُ الامم دیکھ لینا

مہکائیں اس کی روح کو گلہائے آرزو

مہکائیں اس کی روح کو گلہائے آرزو
جس کو درِ رسول پہ لے جائے آرزو

طیبہ میں نارسائی کی بادِ سموم سے
یارب مری کہیں نہ جھلس جائے آرزو

سلطانِ انبیاء کی میں چوکھٹ پہ رکھدوں سر
وہ لمحۂ حیات کبھی لائے آرزو

نازاں ہیں جن پہ باغِ ارم کی بھی زینتیں
باغات ان کھجوروں کے دکھلائے آرزو

جب روح نکلے جسم سے پہنچے مدینے میں
اے کاش یہ ہماری بھی برآئے آرزو

کاظمؔ ہے نورِ عشقِ نبی جس کے قلب میں
اس کا بہت حسین ہے صحرائے آرزو

جس کو سرکار مئے عشق پلا دیتے ہیں

جس کو سرکار مئے عشق پلا دیتے ہیں
اس کو اندازِ جہاں بانی سکھا دیتے ہیں

کفر کے قلعے کی دیواریں ہلا دیتے ہیں
جب غلامانِ نبی نعرہ لگا دیتے ہیں

دل کے ہر گوشے میں یاد اپنی بسا کر آقا
اپنا دیوانہ جسے چاہیں بنا دیتے ہیں

کس قدر اعلیٰ ہے کردارِ رسولِ اکرم
گالیاں سنکے بھی دشمن کو دعا دیتے ہیں

اسوۂ آقا ہے جن لوگوں کی نظروں میں وہ
حسنِ اسلوبی سے ہر وعدہ نبھا دیتے ہیں

دل کو کس طرح سے بہلائے بھلا دیوانہ
ہجرِ طیبہ کے اسے سائے ڈرا دیتے ہیں

جب سے کاظمؔ غمِ سرکار ملا ہے ہم کو
سارے غم مثلِ دھواں دل سے اڑا دیتے ہیں

اس طریقے سے خدایا گزرے میری زندگی

اس طریقے سے خدایا گزرے میری زندگی
ہو زباں پر ہر گھڑی ہر پل درودوں کی لڑی

بھر لو تم دل کی صراحی میں مئے عشق نبی
حشر میں بھی چھو نہیں پائے گی تم کو تشنگی

اولیاء کا ہے عمل اور ہے حقیقت بھی یہی
عشقِ احمد میں فنا ہونا ہے اصلِ زندگی

آمدِ نورِ مجسم سے مٹی ہے تیرگی
سارے عالم میں ہے پھیلی روشنی ہی روشنی

فرش ہو یا عرش ہو مرقد ہو یا روزِ جزا
میرے آقا کے ہے لب پر رَبِّ ھَب لِی اُمَّتِی

کس قدر ہے اپنا پن سرکار کے دربار میں
کوئی بھی جائے وہاں لگتا نہیں ہے اجنبی

ہوگیا جو بھی غریقِ بحرِ عشقِ مصطفیٰ
اس کو حاصل ہوگئی کاظمؔ حیاتِ سرمدی

وہ اپنے وقت کا بے شک مقدر کا سکندر ہے

وہ اپنے وقت کا بے شک مقدر کا سکندر ہے
ملا جس کو نبی کے پیار کا نایاب جوہر ہے

وہ جس میں رہ گئی زیبائش خلقت سمٹ کر ہے
حسیں کتنا محمد مصطفیٰ کا روئے انور ہے

نچھاور جس کے اوپر نور و نکہت کا سمندر ہے
منور نورِ وحدت سے مرے سرکار کا در ہے

بچھادے اپنی پلکیں زائر طیبہ یہ وہ در ہے
جہاں پر طائرِ سدرہ بھی کانپے تھر تھرا تھر ہے

کبوتر بولا خضریٰ کے لگا کر سات چکّر ہے
سکونِ قلبِ عاشق روضۂ محبوبِ داور ہے

ہلا دیتی ہے عرش کبریاء کو ایک لمحہ میں
فغانِ عشقِ احمد بالیقیں رکھتی وہ پاوَر ہے

دہن محشر میں حوریں مشک سے اسکا دھلائیں گی
حبیبِ ربِ اکبر کا جو کوئی بھی ثناگر ہے

عطا کردے الٰہی قوتِ پرواز کاظمؔ کو
مدینے جائے یہ کیسے شکستہ اس کا شہپر ہے

مومنو خوشیاں مناؤ رب کے دلبر آگئے

مومنو! خوشیاں مناؤ رب کے دلبر آگئے
جن پہ ہے قربان خلقت وہ پیمبر آگئے

کلیاں چٹکیں پھول مہکے بھونرے منڈلانے لگے
نور کی پھوٹی کرن مہرِ منور آگئے

رب نے لَولاکَ لَمَا جس کے لیے فرمایا وہ
وجہِ تخلیقِ جہاں محبوبِ داور آگئے

جن کے قدموں سے شرف پاتا ہے عرشِ کبریاء
ان کا یہ احسان ہے کہ وہ زمیں پر آگئے

ہے اِلیٰ غَیرِی زبانِ انبیاء پر حشر میں
بخشوانے کو شفیعِ روزِ محشر آگئے

پھر ہزاروں کو شکستِ فاش دینے کے لیے
دین کو خطرے میں دیکھا تو بہتّر آگئے

جاں کو راحت دل کو فرحت ان کے کاظمؔ مل گئی
مصطفیٰ کے در پہ جو باقلبِ مضطر آگئے

طیبہ میں حاضری ہو یارب یہ التجا ہے

طیبہ میں حاضری ہو یارب یہ التجا ہے
اک عمر مصطفیٰ کی فرقت میں دل جلا ہے

یہ شانِ کبریا ہے اعجازِ مصطفیٰ ہے
شہرِ محمدی کی مٹی میں بھی شفا ہے

اس کو ملی یقیناً مخلوق میں بقا ہے
عشقِ نبی میں جس نے خود کو کیا فنا ہے

ہر شئے میں ہمنے ڈھونڈا ایسا نہ کچھ ملا ہے
سلطانِ انبیاء کے جو عشق میں مزہ ہے

ہم کو کسی سے کوئی شکواہ نہ کچھ گِلا ہے
ڈھالے ستم زمانہ آقا کو سب پتا ہے

دل میں نہ جانے کتنا دردِ نبی چھپا ہے
کویل کی کوک سے ہی عاشق تڑپ رہا ہے

گزرے جو دور رہ کر دربارِ مصطفیٰ سے
وہ زندگی نہیں ہے کاظم وہ اک سزا ہے

سب کے مشکل کشا مہرباں آپ ہیں

سب کے مشکل کشا مہرباں آپ ہیں
مصطفیٰ شافعِ عاصیاں آپ ہیں

یا نبی باعثِ کُن فَکاں آپ ہیں
ساری خلقت کے بھی حکمراں آپ ہیں

ان کو بھاتی نہیں خلد کی کیاریاں
مرکزِ منظرِ عاشقاں آپ ہیں

فکرِ رنج و الم کچھ نہیں اب مجھے
میرے تسکینِ دردِ نہاں آپ ہیں

چھانٹنے کے لئے ظلم کی تیرگی
آگئے رحمتِ دو جہاں آپ ہیں

لیکے قرآں کا روشن دیا آگئے
کرنے کافور تاریکیاں آپ ہیں

قیدیوں پر کیا جب کرم آپ نے
بولے سب مونسِ بیکساں آپ ہیں

کیوں کرے کاظِمؔ زار فکر جہاں
یا نبی مالکِ دو جہاں آپ ہیں

اس طرحَ سے ایمانی مشعل کو جلانا ہے

اس طرحَ سے ایمانی مشعل کو جلانا ہے
خوابیدہ مسلماں کا احساس جگانا ہے

دیوانگی اب اپنی دنیا کو دکھانا ہے
میلادِ شہِ دیں پر ہر گھر کو سجانا ہے

تم کو جو اگر اپنی قسمت کو بنانا ہے
سرکار کی یادوں سے دل اپنا بسانا ہے

انوار و تجلی کی برسات ہے ہر جانب
سرکار کی آمد سے موسم بھی سہانا ہے

اولادِ محمد سے ہے بغض جسے لوگو!
اس کا تو حقیقت میں دوزخ ہی ٹھکانہ ہے

سائنس کے دیوانو! اس سے نہ الجھ جانا
سرکار کا دیوانہ ہشیارِ زمانہ ہے

بوجہل کی بدبختی جو دیکھ کے نہ مانا
بن دیکھے محمد پر قربان زمانہ ہے

کاظؔم پہ کرم کیجے لِلّٰہ مرے آقا
آلامِ زمانہ سے پُر اس کا فسانہ ہے

عرش اعظم جھومتا ہے رکھ کے سر پر دیکھئیے

عرش اعظم جھومتا ہے رکھ کے سر پر دیکھئیے
با کرامت کتنی ہیں نعلینِ سروؔر دیکھئیے

نازاں ہونگے آپ پر شاہ و سکندر دیکھئیے
اہلِ بیتِ مصطفےٰ کا بن کے نوکر دیکھئیے

رکھ دیا سرکار کی دہلیز پر سر دیکھئیے
اوج پر کس درجہ ہے میرا مقدر دیکھئیے

تم پہ ہوجائیں گے روشن بالیقیں ساتوں طبق
خاکِ طیبہ اپنی آنکھوں میں لگا کر دیکھئیے

کیا سمجھ پائے گا کوئی رفعتِ شانِ نبی
ہیں شعور و عقل اور ادراک ششدر دیکھئے

آمدِ سرکار کی رونق نہ ہم سے پوچھئیے
خود پتہ دیدیں گی گلیاں اور ہر گھر دیکھئیے

قبر میں میری ہوئی سرکار کی جلوہ گری
ہو گئی کتنی منوّر اور معطّر دیکھئیے

تم کو مل جائے گی کاظؔم باخدا تسکینِ دل
جائیے طیبہ کا دل افروز منظر دیکھئیے

عشقِ احمد بانٹتی ہے بزمِ میلاد النبی

عشقِ احمد بانٹتی ہے بزمِ میلاد النبی
عاشقوں کی بندگی ہے بزمِ میلاد النبی

سنّیوں کی دلکشی ہے بزمِ میلاد النبی
نجدیوں کو کاٹتی ہے بزمِ میلاد النبی

میرے دامن سے چمٹ جاؤ اماں پاؤ گے تم
یہ سبھی سے کہہ رہی ہے بزمِ میلاد النبی

مشعلِ راہِ ہدایت کی شعاعوں سے سدا
تیرگی کو چھانٹتی ہے بزمِ میلاد النبی

فرش والے کیوں نہ آمد پر بچھائیں اپنے دل
عرشِ اعظم پر سجی ہے بزمِ میلاد النبی

ظلمتِ بغض وعداوت کیوں نہ پھر کافور ہو
الفتوں کی روشنی ہے بزمِ میلاد النبی

بھر دیئے دامن سبھی کے رحمت وبرکات سے
دیکھیئے کتنی سخی ہے بزمِ میلاد النبی

شربتِ عشق نبی کاظؔم پلا کر شان سے
یوں مٹاتی تشنگی ہے بزمِ میلاد النبی

جودوبخشش کے دریا کا کیا پوچھنا

جودو بخشش کے دریا کا کیا پوچھنا
یعنی دربارِ آقا کا کیا پوچھنا

نور کے قمقمے ہر طرف جل اٹھے
آمدِ شاہِ بطحا کا کیا پوچھنا

دیکھ کر عرشِ اعظم بھی مسرور ہے
رفعتِ ارضِ طیبہ کا کیا پوچھنا

راز کوئی بھی پوشیدہ جس سے نہیں
ایسے دانا و بینا کا کیا پوچھنا

جنکے پرتَو سے روشن ہیں شمس وقمر
ان کے اعجازِ جلوہ کا کیا پوچھنا

عاشقوں کے لئے خلد سے بھی حسیں
سر زمینِ مدینہ کا کیا پوچھنا

جس نے کاظمؔ دکھوں کا مداوا کیا
ایسے ملجاؔ وَ ماویٰ کا کیا پوچھنا

آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا

آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا
رمجھم رمجھم ہر جانب ہے نورانی برکھا
آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا

دھرتی دلہن جیسی سجی ہے پھول گگن برساتا ہے
مالک بھی محبوب کی اپنے خوب خوشی منواتا ہے

ہر دیوانہ مستی میں یوں جھوم کے ہے کہتا
آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا

چندہ سورج جھلمل تارے دامن جسکے آگے پساریں
جسکے تلوؤں کے دھوؤن سے حوریں اپنا روپ نکھاریں

جگمگ جگمگ نور سے جس کے ہے ذرّہ ذرّہ
آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا

گمراہوں کو راہِ ہدایت شاہِ ہدیٰ دکھلائیں گے
کفرستاں کے باطل قلعے پر پرچمِ دیں لہرائیں گے

معبودانِ باطل بھی بولیں گے الا اللہ
آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا

نفرت کا نکلے گا جنازہ اور محبت پھیلے گی
ظلم و ستم کی آگ بجھے گی بارِش رحمت برسے گی

آغوشِ رحمت میں ملے گی مظلوموں کو جگہ
آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا

کعبہ سجدے میں سر رکھلے کا ظّم یہ بتلاتا ہے
گودی میں آج آمنہ بی کی باعثِ خلقت آتا ہے

رب نے جس کے لئے فرمایا ہے لَولَاکَ لمَا
آئے آقا وہ آئے آقا آئے آقا وہ آئے آقا

❀❀❀

ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

پی کر عشقِ نبی کا شربت، لب پر ہوگی انکی مدحت ہوگا الفت سے لبریز سینہ
ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ، ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

ربِّ سلّم علیٰ گنگناتے چلے
دل کو یادِ نبی سے سجاتے چلے
عشقِ احمد کی شمع جلاتے چلے
نفرتوں کے اندھیرے مٹاتے چلے

گلشن گلشن آنگن آنگن، ہوگا عشقِ نبی سے روشن، وہ جو آئے گا حج کا مہینہ
ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ، ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

نور و نکہت کے شام و سحر دیکھنے
کہکشاں مہر و ماہ کی ڈگر دیکھنے
دِلربا خلد سے بالا تر دیکھنے
ہم بھی جائیں گے آقا کا در دیکھنے

دل کی پوری ہوگی حسرت ہم پر ہوگی بارش رحمت سوئے طیبہ چلے گا سفینہ
ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ، ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

ان کے در سے نسیمِ سحر جب چلی
سارے عالم میں خوشبو برسنے لگی
ہر گلی ہر شہر کی مہکنے لگی
پھول بن کے کلی لب کُشا یوں ہوئی

مشک و عنبر مانگیں آکر، جنت خوش ہے جسکو پا کر، انکا ایسا معطّر پسینہ
ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ، ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

ذرّے دربار کے جھلملانے لگے
تابناکی سے سورج پہ چھانے لگے
مہر و انجم بھی دامن پھیلانے لگے
نور کی بھیک لینے سب آنے لگے

رُخ مجھم نورانی ہے برکھا، دیتا شعاعیں ہے یوں خضریٰ، در پہ سورج ہے مثلِ نگینہ
ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ، ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

❀❀❀

شاہنشاہِ زمانہ غلامی کریں
حور و غلماں ملائک سلامی کریں
نیل و دجلا بھی جب تشنہ کامی کریں
جن و انساں جہاں شاد کامی کریں

آتا ہے آقا کے در پر ، سارے فرشتوں کا وہ سرور، جبرئیلِ امین باقرینہ
ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ، ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

جب مجھے عشقِ خیر البشر مل گیا
نعت گوئی کا کاظمؔ ہنر مل گیا
علم و عرفانیت کا گُہر مل گیا
مانگنے سے مجھے زیادہ تر مل گیا

جاگ اٹھی اب میری قسمت ، ایسے در سے مل گئی نعمت ، علم و حکمت کا جو ہے خزینہ
ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ، ہم بھی دیکھیں گے اک دن مدینہ

❀❀❀

آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر

نورِ ایماں سے روشن ہوا ہر نگر ، آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر
مل گئی کفر کی ظلمتوں سے مَفر، آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر

دین کا گلستاں ہوتا اجڑا ہوا، کفر کی چھا گئی ہوتی کالی گھٹا
ہوتی جھوٹے خداؤں کی پوجا مگر، آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر

مریم و آسیہ حوا آدم سبھی، نور والوں کی ہے نوری محفل سجی
رشکِ جنت ہوا آمنہ بی کا گھر، آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر

ہوگئیں اس جہاں سے فنا ظلتیں، نور و نکہت کی ہونے لگیں بارشیں
نور پھیلاتا ہر سمت وقت سحر، آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر

پھول کھلنے لگے بھنورے گانے لگے، رات میں جگنو بھی ٹمٹمانے لگے
جھوم اٹھے کہکشاں نجم و شمس و قمر، آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر

جور و ظلم و تشدّد کی تھی انتہا، کوئی کاظمؔ کسی بھی سنتا نہ تھا
مل گیا التجاؤں کو اپنی اثر، آگیا نور کا پیکر آگیا نور کا پیکر

کب سے ہیں یہ آنکھیں نم، کر دیجیئے چشمِ کرم

کب سے ہیں یہ آنکھیں نم، کر دیجیئے چشمِ کرم

حالاتِ فُغانِ دل یہ آنکھیں بتاتی ہیں
دیدار کی حسرت میں بس آنسو بہاتی ہیں
طیبہ کی جدائی میں دل کا ہے عجب عالم
کب سے ہیں یہ آنکھیں نم، کر دیجیئے چشمِ کرم

رعنائی ہے بے رونق گھر آنگن سونا ہے
پھولوں سے بھرا گلشن کانٹوں کا لگتا ہے
آقا سے جُدا ہو کر اجڑا سا ہے ہر موسم
کب سے ہیں یہ آنکھیں نم، کر دیجیئے چشمِ کرم

کویَل کی کوک بھی اب گھائل کر جاتی ہے
پِیو پِیو میں پَپیہے کی آواز یہ آتی ہے
سرکار بلا لیجیے اب ہجر میں گھٹتا ہے دم
کب سے ہیں یہ آنکھیں نم، کر دیجیئے چشمِ کرم

اے رحمتِ دو عالم اے شاہنشاہِ امم
چاہت میں خوشی کی تھے گھیرے ہیں ہزاروں غم
دل زخمی ہوا پیہم دیدار کا دو مرہم
کب سے ہیں یہ آنکھیں نم، کر دیجیئے چشمِ کرم

اے بادِ صبا جاکر سرکار سے کہہ دینا
اب کچھ تو خبر لیجے رنجور ہے دیوانہ
یہ سارا زمانہ ہے **کاظؔم** سے ترے برہم
کب سے ہیں یہ آنکھیں نم، کر دیجیئے چشمِ کرم

❀❀❀

کتنا تڑپاؤگے، کتنا تڑاؤگے

یا نبی مجھ کو کب جلوہ دکھلاؤ گے
کتنا تڑپاؤ گے ، کتنا تڑپاؤ گے

کیا یہ ہر ایک عاشق کا انجام ہے
اپنے مقصد میں ہوتا وہ ناکام ہے
پھر سے قرنی کی تاریخ دُہراؤ گے

کتنا تڑپاؤ گے ، کتنا تڑپاؤ گے

غم کے بادل مرے دل پہ چھانے لگے
آرزوؤں کے گلشن جلانے لگے
ابر رحمت کے کب مجھ پہ برساؤ گے

کتنا تڑپاؤ گے ، کتنا تڑپاؤ گے

آتشِ عشق اب ٹھنڈی ہونے لگی
تشنہ کامی دلوں کو ہے چھونے لگی
عشق کا کب مجھے جام پلواؤ گے

کتنا تڑپاؤ گے ، کتنا تڑپاؤ گے

آنسوؤں کی لڑی آنکھوں سے بہہ پڑی
منتظر دید کی آنکھیں ہیں ہر گھڑی
اپنا دیدار کب مجھ کو کرواؤ گے

کتنا تڑپاؤ گے ، کتنا تڑپاؤ گے

کامرانی کا منظر نظر آئے گا
ہر طرف نور ہی نور چھا جائے گا
جب مجھے روئے پُر نور دکھلاؤ گے

کتنا تڑپاؤ گے ، کتنا تڑپاؤ گے

ایک کاظمؑ ہی کیا اے ہمارے نبی
خواہشِ دید میں مضطرب ہیں سبھی
زلفِ رحمت کو کب اپنی لہراؤ گے

کتنا تڑپاؤ گے ، کتنا تڑپاؤ گے

منقبت در شانِ مولا علی

مردِ حق خیبر شکن شیرِ خدا مولا علی
بابِ شہرِ علم ، ہر مشکل کشا مولا علی

دل جگر جان و تنم بر تو فدا مولا علی
ہست تو جان و دلِ خیر الوریٰ مولا علی

خوفِ گمراہی نمی دارم دریں تاریک شب
نا خدائے کشتی ام شاہِ ہدیٰ مولا علی

ہست تو مولودِ کعبہ ہست در مسجد شہید
تو مکرّم در نگاہِ کبریا مولا علی

شاہِ مرداں نائبِ ختمِ رسل در دوجہاں
ہست تو خورشیدِ دینِ مصطفیٰ مولا علی

یا علی ہستی بہارِ گلشنِ رشد و ہدیٰ
تو امامِ کل منم بندہ کُجا مولا علی

کعبۂ اہلِ یقین و قبلۂ کل کاملیں
تُست چونکہ مظہرِ فیضِ خدا مولا علی

فکرِ محشر کاظمِ عاصی نمی دارد کہ تو
ہست شاہِ کشورِ ہر دوسرا مولا علی

غرورِ خیرُ الانبیاء علی علی علی علی

غرورِ خیرُ الانبیاء علی علی علی علی
ہے سرورِ کُل اولیاء علی علی علی علی

علی ہے رازِ کبریاء ، علی ہے نازِ مصطفےٰ
قرارِ قلبِ فاطمہ علی علی علی علی

علی ہے دل علی ہے جاں، علی ہے روحِ عاشقاں
ہر اک نَفَس کی ہے صدا علی علی علی علی

علی امامِ انس و جاں ، علی امامِ قُدسیاں
ہر ایک شئ میں بس ملا علی علی علی علی

علی سخی علی ولی ، علی سے ہے سینجلی
ہر اک مصیبت و بلا علی علی علی علی

علی انیسِ بے کساں ، علی معینِ دو جہاں
ہے حُسن باغِ خلد کا علی علی علی علی

اے **کاظمِ** حزیں ذرا ، علی کے در سے لو لگا
ہے دافعِ ہر اک بلا علی علی علی علی

راحتِ قلبِ حبیبِ کبریا ہیں فاطمہ

راحتِ قلبِ حبیبِ کبریا ہیں فاطمہ
فرحت و تسکین و جانِ مرتضیٰ ہیں فاطمہ

پاک دامن با مروّت با حیا ہیں فاطمہ
دخترِ محبوبِ رب خیر النساء ہیں فاطمہ

خالی دامن کوئی بھی سائل کبھی لوٹا نہیں
مخزنِ جود و سخا بحرِ عطا ہیں فاطمہ

ان کی پاکی کو عیاں کرتا ہے قرآنِ الٰہ
طاہرہ وَ پاکباز و پارسا ہیں فاطمہ

سردیوں کی لمبی راتیں مختصر لگنے لگیں
سوچیئے کس درجہ اعلیٰ ساجدہ ہیں فاطمہ

پارسائی دو جہاں کی جنکے در کی ہے کنیز
رشکِ اہلِ تقویٰ وَ صدق و صفا ہیں فاطمہ

ظلم کے بدلے میں کاظم کرتی ہیں رحم و کرم
پیکرِ خُلقِ عظیمِ مصطفیٰ ہیں فاطمہ

حُسنِ سلطانِ رسالت ہیں حسن ابنِ علی

حُسنِ سلطانِ رسالت ہیں حسن ابنِ علی
شفقتِ خاتونِ جنت ہیں حسن ابنِ علی

ماحیٔ کفر و ضلالت ہیں حسن ابنِ علی
رہبرِ راہِ ہدایت ہیں حسن ابنِ علی

دشمنوں پر بھی ہیں کرتے بارشِ لطف و کرم
پیکرِ جود و سخاوت ہیں حسن ابنِ علی

انکی خوشنودی ہے خوشنودیٔ ربُّ العالمیں
یعنی منشائے مشیّت ہیں حسن ابنِ علی

ان سے الفت، الفتِ احمد کی ہے روشن دلیل
قبلۂ اہلِ محبت ہیں حسن ابنِ علی

ہے لقب ان کا یقیناً ہم شبیہِ مصطفیٰ
عکسِ انوارِ نبوّت ہیں حسن ابنِ علی

سونگھتے تھے پیار سے جن کو محمد مصطفیٰ
پھول ایسا خوبصورت ہیں حسن ابنِ علی

بحرِ غم میں ناخدائے کشتیٔ کاظم ہیں اور
دافعِ موجِ مصیبت ہیں حسن ابنِ علی

ہے اس کو تحفۂ آسودگی حسین کا غم

ہے اس کو تحفۂ آسودگی حسین کا غم
نہ ہوگا کم مرے دل سے کبھی حسین کا غم

نہ ایک پل کو جدا ہو کبھی حسین کا غم
اے کاش دل میں رہے ہر گھڑی حسین کا غم

منائیں کیوں نہ فدائے نبی حسین کا غم
کہ جب مناتے ہیں خود ہی نبی حسین کا غم

ہزاروں ظلم و ستم میں وہ مسکراتے ہیں
بسائے دل میں جو ہیں واقعی حسین کا غم

چراغ بن کے مرے دل میں جگمگائے گا
بنے گا قبر کی بھی روشنی حسین کا غم

بس ایک صرف مسلمان پر نہیں موقوف
منائیں گے سدا مل کر سبھی حسین کا غم

نہ کر تو خوف قیامت کی پیاس کا **کاظم**
مٹائے گا تری تشنہ لبی حسین کا غم

آخری سجدہ ادا کیا ہے کربل میں

ظالم نے زینب کے سر سے چھینی ردا ہے کربل میں
غیرتِ انسانی نے بھی دم توڑ دیا ہے کربل میں

جن وملک کی آہ و بُکا کا شور اٹھا ہے کربل میں
جس دم سر شبیر کا تن سے کاٹا گیا ہے کربل میں

چھوڑ کے پیاسا آلِ نبی کو پانی نہ پی لینا لوگو!
اسپِ علمبردار نے یہ پیغام دیا ہے کربل میں

بھول گئی معصوم سکینہ پیاس کی شدّت کا غلبہ
بازو کٹے عباس کے جب مشکیزہ چِھدا ہے کربل ہیں

زہرا کے جانی کے لب پر ھَل مِن ناصِر کی ہے صدا
جھولے میں معصوم سا بچہ مچل رہا ہے کربل میں

ساجد پر مسجود تھا نازاں حیرت میں تھے دونوں جہاں
جب شہہ نے وہ آخری سجدہ ادا کیا ہے کربل میں

ختمِ رسل کی آل پہ ڈھائے کیسے کیسے جور و ستم
کاظم دیکھو یہ کیسا اندھیر ہوا ہے کربل میں

آج شہہ دینِ محمدؐ کو بچانے کیلئے

آج شہہ دینِ محمدؐ کو بچانے کیلئے
آئے ہیں کرب و بلا میں گھر لُٹانے کیلئے

کر دیا خونِ نبی سے دین کا روشن چراغ
کفر و باطل کے اندھیروں کو مٹانے کیلئے

اصغر و عون و محمد نے بھی خون اپنا دیا
گلشنِ دینِ نبی کو لہلہانے کیلئے

سو گئے کیا پیاسے اصغر آنکھ تو کھولو ذرا
لو سکینہ آئی ہے پانی پلانے کیلئے

راہ تکتی ہے تری بیمار صغریٰ ہر گھڑی
کب سے ہے بے چین باہوں میں جُھلانے کیلئے

حُر بھی شامل ہو گئے اب لشکرِ اسلام میں
اپنی قسمت کا ستارہ جگمگانے کیلئے

دل میں **کاظم** رکھ سجا کے ہر گھڑی یادِ حسین
حوصلہ دیگی یہ غم میں مسکرانے کیلئے

اللہ اللہ کیا ہے جذبہ نصرتِ شبیر کا

یک بہ یک جھولے سے گرنا اصغرِ بے شیر کا
اللہ اللہ کیا ہے جذبہ نصرتِ شبیر کا

کونسا وہ ظلم ہے ڈھایا نہ جو شبیر پر
دیکھو اصغر بھی نشانہ بن گیا ہے تیر کا

کر دیے عون و محمد بھی فدا اسلام پر
حوصلہ دیکھے تو کوئی زینبِ دلگیر کا

دشمنانِ دین کے لشکر میں ہل چل مچ گئی
سہہ نہ پایا وار کوئی حیدری شمشیر کا

انتہائے ظلم پر شکوا نہیں ہے صبر ہے
ہر کوئی پیکر بنا ہے صبر کی تصویر کا

زانوئے شبیر پر رکھا ہوا ہے تیرا سر
اوج پر ہے اب ستارہ حُر تری تقدیر کا

عابدِ بیمار کے پاؤں سے جو لپٹی رہی
میں تو شیدائی ہوں **کاظم** بس اسی زنجیر کا

اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا
کر دیا تو نے سر اونچا اسلام کا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

ننھا معصوم جھولے میں تڑپا کیا
ظالموں نے نہ اک بوند پانی دیا
پھر بھی شکوہ لبوں پر نہ تیرے ملا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

رو کے بولی سکینہ کہ جائیں کہاں
کوئی ہمدم ہے اپنا نہ ہے پاسباں
سر پہ چھائی ہے ظلم و ستم کی گھٹا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

شرم سے دیکھو سورج بھی ہے چھپ گیا
جور و ظلم و ستم کی ہے یہ انتہا
چھن گئی آج زینب کے سر سے ردا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

غم سے بے حال ہیں عابدِ ناتواں
دل پہ صدمے ہیں اور پاؤں میں بیڑیاں
دیکھئیے تو ہے کیا حال بیمار کا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

اسکے قدموں کو چومے گی پر اک خوش
اسکی نسلیں بھی ہو جائیں گی جنّتی
جس نے دل میں ترا غم لیا ہے بسا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

اے وقارِ عرب اے شہہِ انس و جن
قبر ہو یا کہ میزاں کہ محشر کا دن
آپ ہی کا ہے ہم کو فقط آسرا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

اسکے دل میں ہو کیوں خوف رنج و الم
کیسے طوفانِ غم اور کیسے ستم
تم ہو کاظم کی کشتی کے جب ناخدا
اے شہہِ کربلا اے شہہِ کربلا

کوئی نہیں تم سا حسیں آقا مدار العالمیں

کوئی نہیں تم سا حسیں آقا مدار العالمیں
تم ہو مرے دل میں مکیں آقا مدار العالمیں

اے جانِ زہراؑ و علی غوث و قطب ابدال کی
خَم ہے ترے در پر جبیں آقا مدار العالمیں

لیکر تجسُّس کا دِیا میں ہر طرف ڈھونڈا کیا
پایا نہیں تم سا کہیں آقا مدار العالمیں

چہرے پہ تیرے ہر گھڑی انوار کی برسات ہے
لختِ دلِ نورِ مُبیں آقا مدار العالمیں

تشنہ لبی تم سے مِٹی پل میں حسام الدین کی
نظروں سے جب نظریں ملیں آقا مدار العالمیں

اللہ رے کیا زینتیں ہیں آپکے دربار میں
قربان ہے خلدِ بریں آقا مدار العالمیں

لختِ دلِ شاہِ امم کر دیجیئے چشمِ کرم
مدّت سے ہے **کاظم** حزیں آقا مدار العالمیں

مدار المہام اے مدار المہام

ہو تم جانِ حسنین و خیر الانام مدار المہام اے مدار المہام
نہیں کوئی تم سا ذَوی الاحترام مدار المہام اے مدار المہام

قیامت کی گرمی نہ کچھ کر سکی، مِٹی آن میں میری تشنہ لبی
پلایا ہے جب تم نے کوثر کا جام مدار المہام اے مدار المہام

ہے کافی انہیں بس تمہاری نظر، یہ کیوں ہوں بھلا طالبِ مال و زر
ہیں سلطانِ دنیا تمہارے غلام مدار المہام اے مدار المہام

ہے بہتا سخاوت کا دریا وہاں، ہر اک پاتا ہے فیضِ قطب جہاں
ہے دربار اک اور بھکاری تمام مدار المہام اے مدار المہام

چراغ اپنے دل کا جلانے ہیں آئے ، یہاں تشنگی کو بجھانے ہیں آئے
ہے اغوات و اقطاب کا اژدہام مدار المہام اے مدار المہام

نصیبہ نہ کیوں آپ کے گیت گائیں، نہ کیوں اپنی تقریر پر مسکرائیں
ملا آپ سے ان کو فیضِ مرام مدار المہام اے مدار المہام

تمہیں عرش و کرسی پہ ہے اختیار ، ہو تم میرے سرکار قطب المدار
تمہارے ہی ہاتھوں میں ہے سب نظام مدار المہام اے مدار المہام

سلاسل ہیں سب آپ سے فیضیاب مراتب بھی ہیں آپکے لاجواب
خدا نے دیا آپ کو وہ مقام مدار المہام اے مدار المہام

یہ کاظمؔ خطاؤں پہ ہے شرمسار ، لگائے ہے لَو آپ سے اے مدار
بھرم اس کا رکھیئے گا روزِ قیام مدار المہام اے مدار المہام

✿✿✿

دل میں ہے یہ ارمان شہنشاہ ولایت

دل میں ہے یہ ارمان شہنشاہِ ولایت
ہم تجھ پہ ہوں قربان شہنشاہِ ولایت

اغوات کہ اقطاب ہوں سب ہیں ترے منگتا
ہے تیری عجب شان شہنشاہِ ولایت

لہراتا ہے جو ہند میں اسلام کا پرچم
ہے آپ کا احسان شہنشاہِ ولایت

رکھتا ہے تری ذاتِ معظّم سے عقیدت
ہر صاحبِ ایمان شہنشاہِ ولایت

نفرت نہ پنپنے دی کبھی ہند میں جسنے
ہیں آپ وہ انسان شہنشاہِ ولایت

ہیں آپ اگر رہبرِ منزل تو ہمارا
ہر رستہ ہے آسان شہنشاہِ ولایت

کاظمؔ کو حوادث کا خطر ہو بھی تو کیسے
جب تم ہو نگہبان شہنشاہِ ولایت

نبی کے لاڈلے زہرا کے چین زندہ ولی

نبی کے لاڈلے زہرا کے چین زندہ ولی
علیؑ مرتضیٰ کے نورِ عین زندہ ولی

ہیں آپ کتنے بڑے باوقار ولیوں میں
جگر حسن کا ہیں جانِ حسین زندہ ولی

ستم فشانی سے دنیا کی جاں بہ لب ہو کے
لیا جو نام ترا پایا چین زندہ ولی

کبھی تو جلوۂ نوری دکھائیے مجھ کو
ہیں بے قرار بہت میرے نَین زندہ ولی

یہ میری دولت و عزت یہ جان سب قرباں
فدا ہوں مجھ پہ مرے والدَین زندہ ولی

نقاب تو نے جو اُلٹی پلٹ گئی دنیا
اے شاہ کارِ شہ مشرقَین زندہ ولی

نہ کیسے ہند کو کر لیتے فتح اے کاظم
ہیں ابنِ فاتحِ بدر و حُنَین زندہ ولی

روضۂ پاکِ زندہ ولی دیکھ کر

روضۂ پاکِ زندہ ولی دیکھ کر
خوش ہوں میں اپنی خوش قسمتی دیکھ کر

محوِ حیرت ہیں دنیا کی راعنائیاں
تیرے دربار کی سادگی دیکھ کر

شرم سے چلتے سورج کا سر جُھک گیا
تیرے چہرے کی تابندگی دیکھ کر

میرا ذوقِ مسرت سے دل ہٹ گیا
آپ کے غم کی آسودگی دیکھ کر

عمر بھر کچھ نہ کھا کے وہ زندہ رہے
عقل حیراں ہے یہ زندگی دیکھ کر

منکروں کے بھی ہیں آج دل جُھک گئے
ان کے دربار کی دلکشی دیکھ کر

کاظمؔ ایسا لگا کہکشاں دیکھ لی
شہرِ قطبِ جہاں کی گلی دیکھ کر

لَومدارِجہاں سے لگالو

ظلمتِ یاس دل سے مٹا لو
لَو مدارِ جہاں سے لگا لو

عشقِ زندہ ولی دل میں رکھکر
زندہ اپنے دلوں کو بنا لو

بھول جاؤ گے دنیا کا ہر غم
یادِ سرکار دل میں بسا لو

انکی چوکھٹ پہ سر اپنا رکھ کر
اپنی تقدیر کو جگمگا لو

ہے یہ دربارِ شاہِ ولایت
دلکی دھڑکن کو اپنی سنبھالو

پی کے ان کی شرابِ محبت
تشنگی اپنے دل کی بجھا لو

حاضرِ در ہے کاظم تمہارا
آقا چشمِ کرم اس پہ ڈالو

درِ مدار کو دل میں بسا کے دیکھو تو

دلوں کو اپنے ذرا جگمگا کے دیکھو تو
درِ مدار کو دل میں بسا کے دیکھو تو

یقیں ہے آپکو مل جائے گی شہنشاہی
درِ مدار پہ جھاڑو لگا کے دیکھو تو

درِ رسول کا عکسِ جمیل دیکھو گے
درِ مدار کو تم مسکرا کے دیکھو تو

مرادیں آپکی ہو جائیں گی سبھی پوری
درِ مدار پہ عرضی لگا کے دیکھو تو

ملے گی تم کو دو عالم میں سر بلندی تم
درِ مدار پہ سر کو جُھکا کے دیکھو تو

ملیگی کشف کی دولت تم اپنی آنکھوں میں
درِ مدار کا کاجل لگا کے دیکھو تو

مدار تم کو کریں گے عطا خوشی **کاظم**
فسانہ غم کا انہیں تم سنا کے دیکھو تو

سمجھ سکے گا کوئی کیا مدار کا رتبہ

سمجھ سکے گا کوئی کیا مدار کا رتبہ
ہے اولیاء میں نرالا مدار کا رتبہ

ہے ظلمتوں کو مٹاتا مدار کا رتبہ
جہاں میں کر کے اجالا مدار کا رتبہ

ضرور ہوتی قیامت بپا زمانے میں
اگر نہ خَلق میں ہوتا مدار کا رتبہ

کہا یہ بی بی نصیبہ نے جھولیاں بھر کر
ہے قسمتوں کو بدلتا مدار کا رتبہ

منافقوں کے گھٹانے سے گھٹ نہیں سکتا
خدا نے جب ہے بڑھایا مدار کا رتبہ

ہمارے دل کی زمینوں پہ رحمتِ رب کی
گھٹائیں بنکے ہے چھایا مدار کا رتبہ

زمانہ فرطِ محبت سے کہتا ہے کاظمؔ
ہر اک ولی سے ہے اونچا مدار کا رتبہ

مدار جیسا ولی ہے نہیں ہوا کوئی

زمانے بھر میں ہے ڈھونڈا نہیں ملا کوئی
مدار جیسا ولی ہے نہیں ہوا کوئی

نہ ناخدائے سفینہ ہے غم کے ساغر میں
مدارِ پاک مرے، آپ کے سوا کوئی

فدا مدارِ جہاں پر کروں میں تن من دھن
علاوہ اس کے نہیں میرا مدعا کوئی

زمانہ زخم نئے دے رہا ہے ہر لمحہ
بجُز تمہارے مسیحا نہیں مرا کوئی

گلِ امید سے دامن ہے بھر گیا اُسکا
درِ مدارِ دو عالم پہ جب گیا کوئی

ہمارے غم کا فسانہ مدارِ اعظم سے
خدارا جا کے سنا ڈالے بر ملا کوئی

اسے حیات ہمیشہ کی مل گئی کاظؔم
جو عشقِ زندہ ولی میں فنا ہوا کوئی

بھلا کیا ڈرنا اب تشنہ لبی سے

بھلا کیا ڈرنا اب تشنہ لبی سے
مٹالی تشنگی ایسن ندی سے

ہماری ہر تمنّا ہوگی پوری
مدارالعلمیں جیسے سخی سے

چلو دیوانو! دربارِ ولی میں
سکونِ دل ملے گا حاضری سے

ہدایت ساکنانِ ہند کو ہے
ملی زندہ ولی کی رہبری سے

ملی ہے زند گی مردہ دلوں کو
مدار العالمیں زندہ ولی سے

جہنم جائے گا تو اے منافق
مدار العالمیں کی دشمنی سے

مدار العالمیں کا چہرا کاظمؔ
ہوا روشن ہے اعجازِ نبی سے

مدار العالمیں کی مل گئی جب سے مجھے نسبت

مدار العالمیں کی مل گئی جب سے مجھے نسبت
رسولِ محترم خیر الوریٰ کی مل گئی قربت

مداری نام سے جو اپنے دل میں رکھتے ہیں نفرت
خدا نے چاہا ہو جائے گی ان کی زندگی غارت

نقابوں میں ہے پوشیدہ، ہے پھر بھی خلق سجدے میں
ہے کس کو تاب جو دیکھے مدار پاک کی صورت

ستم کی آندھیوں نے جب کبھی ہر سمت سے گھیرا
مدار العالمیں کے نام سے دل کو ملی راحت

قلم ہو مشک و عنبر کا ہو کاغذ عطر بیزی کا
رقم کرتا رہوں میں کاش آقا کی سدا مدحت

فرشتے جس کے ناموں کا سدا کرتے وظیفہ ہیں
منافق کیا سمجھ پائے مدار پاک کی عظمت

وہ اپنے وقت کا اک شاہ بینا ہو گیا لوگو!
پیا جسنے مدار العالمیں کے عشق کا شربت

میں اپنی خوبیٔ قسمت پہ نازاں ہوں بہت کاظمؔ
غلامانِ مدار العالمیں میں ہو گئی شرکت

نقاب رخ سے ہٹا دو اک اجنبی کے لئے

نقاب رخ سے ہٹا دو اک اجنبی کے لئے
بہت ضروری ہے دیدار عاشقی کے لئے

غلامِ قطبِ دو عالم جو بن گئے تو پھر
زمانہ حاضرِ در ہوگا نوکری کے لئے

خدا نے جس کو دیا اختیارِ موت و حیات
میں کر چکا ہوں فدا جان و دل اسی کے لئے

غموں سے کیجئیے آزاد اب مدارِ جہاں
تمام عمر گزاری ہے اک خوشی کے لئے

تمہارا شہر بھی کس درجہ ضوفشاں ہوگا
جہاں پہ چاند بھکاری ہے چاندنی کے لئے

بغیر اس کے نہ کر پاؤ گے رقم مدحت
خدا کا فضل ضروری ہے شاعری کے لئے

مجھے بھٹکنے کا اب خوف کیا ہو اے **کاظم**
ہیں انکے نقشِ قدم میری رہبری کے لئے

ہیں چھائے ہوئے ابرِ غم غوثِ اعظم

ہیں چھائے ہوئے ابرِ غم غوثِ اعظم
خدا را ہو چشمِ کرم غوثِ اعظم

مصیبت زدوں کے ہو فریادرس تم
ہیں ہم مبتلائے الم غوثِ اعظم

خبر لیجیے اب تو ہم بے کسوں کی
زمانہ ہے ڈھائے ستم غوثِ اعظم

سپردِ قلم تیری عظمت ہو کیسے
کہ اب سر قلم ہیں قلم غوثِ اعظم

ہر اک سمت بجتا ہے ڈنکا تمہارا
عرب ہو کہ ملکِ عجم غوثِ اعظم

ملی سر بلندی دو عالم میں اس کو
کیا در پہ سر جس نے خم غوثِ اعظم

ہے کاظمؔ پہ یہ آپ ہی کی عنایت
جو کرتا ہے مدحت رقم غوثِ اعظم

نگاہوں میں ہے مری جلوہ غوثِ اعظم کا

نگاہوں میں ہے مری جلوہ غوثِ اعظم کا
زمانہ مجھ کو کہے شیدا غوثِ اعظم کا

شعور و عقل کا گلشن کرے گا گلباری
جہاں بھی جائے گا دیوانہ غوثِ اعظم کا

جو کردے دونوں جہاں کی ضرورتیں پوری
ملا ہے ہم کو وہی صدقہ غوثِ اعظم کا

خمیدہ سر ہیں جہاں اونچی شان والے بھی
بہت بلند ہے وہ رتبہ غوثِ اعظم کا

لٹاتا عشقِ نبی کے ہے جام بھر بھر کے
جہاں میں دیکھیئے میخانہ غوثِ اعظم کا

مصیبتوں کے قلعے چکنہ چور کر ڈالے
لگایا نعرہ جو برجستہ غوثِ اعظم کا

لبوں کو اس کے اے کاظم فرشتے چومیں گے
کرے گا ذکر جو ہر لمحہ غوثِ اعظم کا

اولیاءبھی چومتے ہیں نوری تربت غوث کی

اولیاء بھی چومتے ہیں نوری تربت غوث کی
اللہ اللہ کس قدر ہے شان ورفعت غوث کی

وقتِ مشکل صدق دل سے جو پکارے غوث کو
مشکلوں میں اسکو حاصل ہوگی نصرت غوث کی

گمرہی کا اس کو خطرہ ہو نہیں سکتا کبھی
ہو گئی جس فرد کو حاصل قیادت غوث کی

اہلِ علم و معرفت حیران وششدر رہ گئے
دل لگے کانوں سے سنی جب ہے فصاحت غوث کی

بن گئے باغِ ولایت کے مہکتے پھول وہ
جن کو حاصل ہو گئی اک لمحہ صحبت غوث کی

عاصیوں پر حشر میں بعدِ شفیع المذنبیں
ابرِ رحمت بن کے برسے گی حمایت غوث کی

صرف کاظمؔ ہی نہیں ہے مدح خوانِ غوثیت
ساری خلقت کررہی ہے دیکھو مدحت غوث کی

قصبہ قصبہ قریہ قریہ کوچہ کوچہ غوث کا

قصبہ قصبہ قریہ قریہ کوچہ کوچہ غوث کا
گونجتا ہے چار سو عالم میں نغمہ غوث کا

قُم باذنِ اللہ کہہ کر مردے زندہ کر دیے
دیکھ کر حیران ہیں سب یہ عجوبہ غوث کا

حاضرِ دربارِ سرکارِ بدیع الدین ہیں
بھیک لینے اذن پا کر بی نصیبہ غوث کا

اہلِ سنّت کا یقیں ہے، دیکھلینا نجدیو!
حشر میں بھی کام آئے گا وسیلہ غوث کا

قربتِ رب، عشقِ احمد سب تمہیں مل جائیں گے
تذکرہ کرتے رہو ہر ایک لمحہ غوث کا

اس کی قسمت کا ستارہ اوج پر چمکے سدا
جسکی جانب ہو کرم کا اک اشارہ غوث کا

جب نظر آیا فلک پر گیارھویں کا چاند ہے
ہو گیا کاظم دیوانہ بچہ بچہ غوث کا

نبی کے ہیں لختِ جگر غوثِ اعظم

نبی کے ہیں لختِ جگر غوثِ اعظم
علی کے ہیں نورِ نظر غوثِ اعظم

نجوم اور شمس و قمر غوثِ اعظم
نچھاور ہیں سب آپ پر غوثِ اعظم

کریں عرض با چشمِ تر غوثِ اعظم
کرم کی ہو ہم پر نظر غوثِ اعظم

ترستی ہے میری نظر غوثِ اعظم
دکھا دیجیئے اپنا در غوث اعظم

جہاں میں زَ عقلِ بشر غوث اعظم
ہے رتبہ ترا بالا تر غوثِ اعظم

لٹاتے ہیں لعل و گہر غوثِ اعظم
محبت سے دیکھیں جدھر غوث اعظم

ہو کاظمؔ بھی اب با ہنر غوثِ اعظم
ملے الفتوں کا ثمر غوثِ اعظم

دلِ غریب کی سُن لو صدا غریب نواز

دلِ غریب کی سُن لو صدا غریب نواز
نگاہِ لُطف و کرم ہو شہا غریب نواز

زمینِ ہند منوّر ہے آپ کے دم سے
ملی ہے آپ سے سبکو ضیا غریب نواز

زمانہ کہتا ہے ہند الولی تمہیں خواجہ
رسولِ پاک کی تم ہو عطا غریب نواز

شرف حضوری کا مل جائے ہم غلاموں کو
خدارا پورا کرو مدّعا غریب نواز

زمانہ کیوں نہ جھکائے جبین چوکھٹ پر
ہیں آپ نائب خیر الوریٰ غریب نواز

حوادثِ غمِ دوراں نہ کیسے کترائیں
ہماری کشتی کے ہیں ناخدا غریب نواز

سبھی کے دل میں ہیں کاظم محبتیں ان کی
بسے رہیں گے دلوں میں سدا غریب نواز

ہر ایک سو ہے تمہارا چرچا امام اعظم ابو حنیفہ

ہر ایک سو ہے تمہارا چرچا امام اعظم ابو حنیفہ
ہے کتنا اعلیٰ تمہارا رتبہ امام اعظم ابو حنیفہ

جو اس سے اعراض کر رہا ہے وہ بدعتی ہے جہنمی ہے
ہے حنفیوں کا بس ایک نعرہ امام اعظم ابو حنیفہ

ہزاروں علم و فنون والے ہیں یوں تو سارے جہاں میں لیکن
نہیں ہے کوئی امام تم سا امام اعظم ابو حنیفہ

نبی نے آغوش میں اٹھایا تو مل گیا رہبری کا تحفہ
نبی کا اعجاز ہیں سراپا امام اعظم ابو حنیفہ

جو تم نے بچپن میں باسلیقہ کٹھن سوالوں کو حل کیا تو
تھے محوِ حیرت سب اہلِ جلسہ امام اعظم ابو حنیفہ

ہے اس پہ احسان کبریا کا اسے نہیں گمرہی کا خطرہ
بنا ہے جو بھی تمہارا شیدا امام اعظم ابو حنیفہ

خدایا کاظمؔ کو رہزنوں سے ہمیشہ یوں ہی بچائے رکھنا
بحرمتِ رہنمائے یکتا امام اعظم ابو حنیفہ

ہجومِ غم میں مسرت ہیں مہدئ ملّت

ہجومِ غم میں مسرت ہیں مہدئ ملّت
دُکھی قلوب کی راحت ہیں مہدئ ملّت

لبوں پہ مصرعِ مدحت ہیں مہدئ ملّت
ہر ایک دل کی محبت ہیں مہدئ ملّت

نہ کیسے منہ چھپائے گی کفر کی ظلمت
ضیائے مہر ولایت ہیں مہدئ ملت

ہوس نہ دل میں کبھی مال وزر کی رہتی تھی
امینِ زہد و قناعت ہیں مہدئ ملّت

مٹائی جس نے زمانے سے کفر کی ظلمت
وہ نورِ شمعِ ہدایت ہیں مہدئ ملّت

غلامو! خوبئ قسمت پہ اپنی ناز کرو
خدا کی بے بہا نعمت ہیں مہدئ ملّت

حقیقتوں میں اے کاظم بہیڑی والوں پر
نبی کی خاص عنایت ہیں مہدئ ملّت

منقبت در شانِ امیر الاولیاء

مہرِ تاباں در جمالِ او عیاں بینم فقط
خوشبوئے او در گلستانِ جہاں یابم فقط

پیکرِ علمِ لدنیؔ ہست آں منظر علی
بحرِ علم و حکمتِ او بیکراں دانم فقط

وزو شب منظر علی اندر عبادت بودہ است
غافلِ امرو نواہی آں نمی دیدم فقط

روزہ دارِ روز بود و عابدِ شب زندہ دار
بیکراں در وے خلوص بندگی یابم فقط

ہست قلبِ او فدائے رحمۃ للعالمیں
دائماً سوز و گدازِ قلب او بینم فقط

معتمر دوبار بود و حجِّ کعبہ کردسہ
لطفِ محبوبِ خدا بر آں سدا پیہم فقط

سینۂ خود از حسد کینہ ہمیشہ پاک داشت
دور از خشم و لجوجی او سدا یابم فقط

شکرِ نعمتہائے رب آں کرد در صبح و مسا
کرد گریاں چشم از خوفِ خدا دانم فقط

پیکرِ جود و سخاوت ہست آں بر سائلاں
از سخاوت آبروئے او فزوں بینم فقط

من گنہگارم و تو مقبولِ درگاہِ خدا
از پئے کاظمؔ دعا کن من بتو خواہم فقط

تقویٰ پرہیزگاری کے پیکر ہیں انتخاب

تقویٰ پرہیزگاری کے پیکر ہیں انتخاب
علم اور معرفت کا سمندر ہیں انتخاب

سارے تونگروں سے تونگر ہیں انتخاب
دل میں چھپائے عشق کا گوہر ہیں انتخاب

عظمت میں دیکھو رشکِ سکندر ہیں انتخاب
جانِ بتول سبطِ پیمبر ہیں انتخاب

باطل پرست طاقتیں لرزیدہ کیوں نہ ہوں
جب سامنے لختِ دلِ حیدر ہیں انتخاب

عصیاں شعارو! تم نہ ہو اس درجہ ہراساں
نورِ نگاہِ شافعِ محشر ہیں انتخاب

گمراہیوں کا خطرہ ہو کیسے اے دوستو!
اس دورِ پر آشوب میں رہبر ہیں انتخاب

دیکھا جو ترجمہ وَ مداری شریف کو
عقل و شعور و ذہن بھی ششدر ہیں انتخاب

تشنہ لبی کا خوف ہو کیسے بروز حشر
کاظم مُحِبّ ساقیٔ کوثر ہیں انتخاب

قطعات درشانِ مصباح ولی

قطعہ

ہونٹوں پہ تبسم ہے اک کھلتی کلی جیسا
دل غم سے دو پارا ہے مہجورِ نبی جیسا

آواز میں جادو ہے اشعار ہیں لاثانی
شعراء میں نہیں کوئی مصباحِ ولی جیسا

قطعہ

ہونٹوں پہ سجی رہتی درودوں کی لڑی ہے
اور آنکھوں سے اشکِ غمِ احمد کی جھڑی ہے

جذبہ نہیں دل میں کوئی دنیا طلبی کا
مصباحِ ولی آپ کی تو شان بڑی ہے

قطعہ

کیا بات تمہاری ہے مدّاحِ نبی تم ہو
لختِ دلِ زہرا ہو محبوبِ علی تم ہو

نازاں ہوں مقدر پر ایسا ہے ملا رہبر
سب پیروں میں لاثانی مصباحِ ولی تم ہو

دعائیہ گیت

علم و حکمت ہم کو یا رب کر عطا
اَللّٰھُمَّ زِدنَا عِلمًا نَافِعًا اَللّٰھُمَّ زِدنَا عِلمًا نَافِعًا

تا قیامت بحر و بر کی ساری مخلوقِ خدا
ہم سبھی کی کامرانی کی کرے ہر دم دعا
ہم کو بھی پیراستہ علم و عمل سے کر خدا
دور ہم سب کو بھی شیطاں کے خلل سے کر خدا
سرورِ کونین کا وارث بنا اَللّٰھُمَّ زِدنَا عِلمًا نَافِعًا

سرورِ کونین کی بس سنّتوں پر ہم چلیں
ہر طرف روشن کریں ایمان کی ہم مشعلیں
جسکی نورانی کرن سے دور ہوں سب ظلمتیں
جسکے صدقے دین کی ہر سمت پھیلیں نکہتیں
یسا علم و فن ہمیں کر دے عطا اَللّٰھُمَّ زِدنَا عِلمًا نَافِعًا

پنجتن کا ہم کو شیدائی بنا دے اے خدا
کربلا والوں کا غم دل میں بسا دے اے خدا
حق و باطل کے بنیں اب امتیازی ہم سبھی
دین کی خاطر لگا دیں جاں کی بازی ہم سبھی
کربلا والوں کا تجھ کو واسطہ اَللّٰھُمَّ زِدنَا عِلمًا نَافِعًا

آسمانِ علم و فن میں جگمگا دے یا خدا
ایسا تارہ اس ادارے کو بنا دے یا خدا
تابناکی میں ہو مثلِ ماہتابِ چودھویں
بانٹتا ہر دم رہے فیضِ مدارُ العالمیں
لب پہ کاظم ہے ہمارے یہ دعا اَللّٰھُمَّ زِدنَا عِلمًا نَافِعًا

نظم

دنیا میں ہر زبان پہ بس یہ پکار ہے
ہے علم جسکے پاس وہی باوقار ہے

ساری مشقّتوں کا اسے مل گیا ثمر
جو علم یافتہ با عمل پائدار ہے

اسکو خرد کی منزلیں کرنے لگیں سلام
رستہ جنوں کا جس نے کیا اختیار ہے

مانا مِری خطاؤں کی بہتات ہر مگر
تیری عطاؤں کا نہیں کوئی شمار ہے

اس پر ہوئی ہیں رحمتِ خالق کی بارشیں
مظلوموں کا جو دل سے ہوا پاسدار ہے

کاظمؔ اُسکے عیب خدا نے چھپائے ہیں
اوروں کے واسطے جو بنا پردا دار ہے

شبِ برأت

پلانے نور کا ساغر شبِ برات آئی
بنانے دل کو منوّر شبِ برات آئی

رسولِ پاک کی محفل سجائے جو بھی بشر
چمک اٹھے گا مقدّر اسی کا یوں جس پر
کرے گا ناز سکندر شبِ برات آئی
پلانے نور کا ساغر شبِ برات آئی

گلی گلی بھی منوّر ہے نور سے لوگو!
زمیں سے عرش تلک نور کی جھڑی دیکھو
یوں اوڑھے نور کی چادر شبِ برات آئی
پلانے نور کا ساغر شبِ برات آئی

ملے گا تم کو سبھی کچھ تم آج مانگو تو
سمائے اولیٰ سے رحمت پکارے بندوں کو
یہ مژدہ مومنو! لیکر شبِ برات آئی
پلانے نور کا ساغر شبِ برات آئی

ہے اسکے حسن سے ہلچل سی پیدا لوگوں میں
نجوم و کہکشاں پروئے اپنی زلفوں میں
لگا کے چاند کا جھومر شبِ برات آئی
پلانے نور کا ساغر شبِ برات آئی

بنا لو اپنے نصیبے ہے مرضیٔ قدرت
خدا کی سب پہ ہے کاظم عنایت و رحمت
جو عاصیوں کو میسّر شبِ برات آئی
پلانے نور کا ساغر شبِ برات آئی

ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

ہر طرف بارشِ فضلِ رحمان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے
کس قدر ہر بشر آج ذیشان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

پائے شیطان میں بیڑیاں پڑ گئیں، ہر طرف اب عبادات ہونے لگیں
چھا گیا ہر طرف نورِ ایمان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

گلشنِ دین کی آبیاری بنا، اور تلاوت کے پھولوں کی کیاری بنا
آگیا بن کے ایمان کی جان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

رحمتیں برکتیں مغفرت لایا ہے، بن کے دریائے رحم و کرم آیا ہے
ہم سبھی پر یہ احسانِ منان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

روزہ داروں کے منہ کی بو نزدِ خدا، مشک و عنبر سے بہتر ہے سوچو ذرا
دیتا جنّت کی خوشخبری رضوان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

ہو گئے بند دوزخ کے درجے سبھی، ہے سجی آج جنت کی ہر اک گلی
کس قدر ہم پہ رب کا یہ فیضان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

سحری کی اور افطاری کی زینتیں، جیسے **کاظم** اتر آئی ہوں جنّتیں
آج مسرور ہر ایک انسان ہے ماہِ رمضان ہے ماہِ رمضان ہے

سلام

کہہ رہے ہیں یہ سارے غلام
اے حسین تم پہ لاکھوں سلام
ہو کے با چشمِ نم صبح و شام
اے حسین تم پہ لاکھوں سلام

دین کے گلستاں میں بہار آگئی
ہر کلی مسکرا کے یہ کہنے لگی
دور ظلمت ہوئی مل گئی روشنی
ہے بقا آپ سے دینِ اسلام کی

دین ہیں آپ دیں کے امام
اے حسین تم پہ لاکھوں سلام

درد و رنج و الم اور کرب و بلا
ہر ستم تو نے ہنس کے گوارا کیا
دین پر سارا گھر بار قرباں کیا
اپنے رب کی رضا پہ تو راضی رہا

تم پہ ہر دم درود و سلام
اے حسین تم پہ لاکھوں سلام

آپ ہیں راکبِ دوشِ خیر الوریٰ
آپ نورِ نگاہِ علی مرتضیٰ
آپ ہی ہیں سکونِ دلِ فاطمہ
آپ ہی ہیں قرارِ حسن مجتبیٰ

آپ کتنے ذوی الاحترام
اے حسین تم پہ لاکھوں سلام

غم کے مارے ہیں ہم اور گنہگار ہیں
آپ ہی ہم غریبوں کے غمخوار ہیں
لو لگائے ہوئے **کاظمِ** زار ہیں
آپ ہی مرہمِ زخمِ بیمار ہیں

لاج رکھ لینا روزِ قیام
اے حسین تم پہ لاکھوں سلام

❀❀❀